Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۸ صلح ۱۳۴۶ ہش ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۹ جنوری ۱۹۶۷ء | نمبر ۷

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۷ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

جبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت ان مبارک ایام میں حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۷ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل علالت طبع کے باوجود مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ الانشقاق کی آیت۔ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ (یعنی اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے۔ اور پھر اس سے ملنے والا ہے) کی تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ جمعۃ الوداع اور لیلۃ القدر کا یہ تصور درست نہیں ہے۔ کہ سال بھر خدا کی یاد سے غافل رہنے کے باوجود انسان محض جمعۃ الوداع کی نماز پڑھ کر یا اگر لیلۃ القدر میسر آجائے۔ تو اس ایک رات میں دعائیں کر کے انسان خدا کو پا سکتا ہے۔ اور اس کا مقرب بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان ہر جمعہ کو جمعۃ الوداع بنائے اور کوشش کرے کہ ہر رات اس کے لئے لیلۃ القدر ثابت ہو۔

— لاہور ۶ جنوری (بذریعہ تار) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان آجکل بغرض علاج کیرن ہسپتال میو ہسپتال لاہور کے آفیسرز وارڈ میں داخل ہیں۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی صحت بفضلہ تعالیٰ رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب مکرم اختر صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نہایت تضرّع کے ساتھ خدا کے حضور اپنی مشکلات پیش کرو

دعا کو اس حد تک پہنچاؤ کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جائے

"یاد رکھو کہ دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے۔ اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جڑ یہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۶ و صفحہ ۴۰۷)

وقفِ جدید میں سالِ نو کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا گراں قدر وعدہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے سال دہم کا اعلان فرمانے کے بعد اپنی طرف سے سال دہم کا وعدہ یک صد پچاس صد روپے (-/۲۰۰) ارسال فرمایا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

مسعود احمد بشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

جو قوم اپنی دولت کو اپنے اوپر خرچ کرنے کی بجائے بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے خرچ کرے

حقیقی عید اسے ہی میسر آتی ہے

عید الفطر ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ دولت رکھنے کے باوجود تم دین اور قوم کی خاطر فاقے برداشت کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

فرمودہ ۱۲ ؍مئی ۱۹۵۶ء بمقام مری

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

یہ عید جس کے خطبہ کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں عید الفطر کہلاتی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ مہینہ بھر کے روزے رکھنے کے بعد مسلمان اس دن افطاری کرتے ہیں۔ اس عید میں ہم کو ایک بہت بڑا سبق دیا گیا ہے۔ جیسا کہ عید الاضحیہ جسے ہمارے ملک میں بڑی عید کہتے ہیں۔ اس میں ہمیں کئی ایک سبق دیئے گئے ہیں۔ وہ سبق جو اس عید میں ہمیں دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ

اصل عید وہ ہے

جب انسان کو کھانے پینے کی توفیق ہو۔ اور پھر وہ ایک لمبے عرصہ تک کھانے پینے سے گریز کرے۔ اور مال و دولت کے ہوتے ہوئے اسے اپنی ذات پر خرچ نہ کرے۔ بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کے کاموں پر خرچ کرے۔ تب اسے اور اس کی قوم کو حقیقی عید میسر آتی ہے۔

انگریزوں پر لوگ بڑے بڑے اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن ان کی تاریخ پڑھو۔ اور ملکہ الزبتھ سے لے کر ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ تک اور وکٹوریہ کے زمانہ سے لے کر ترکِ ہندوستان تک ان کی قوم کو دیکھو۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ اس وقت انگریز جرنیل کو بھی اتنی تنخواہ نہیں ملتی تھی۔ جتنی ہمارے لفٹنٹ کو ملتی ہے۔ حالانکہ ان کا ملک گراں تھا۔ ان کا سارا فخر اس بات پر ہوا کرتا تھا۔ کہ فلاں لارڈ کا لڑکا فوج میں ہے۔ وہ خود ڈیوک ہوتا تھا۔ اور اس کی حیثیت ایسی ہی ہوتی تھی جیسے نواب بھوپال یا حیدر آباد کی حیثیت تھی۔ مگر فوج میں اس کا لڑکا سو ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ لیتا تھا۔ اور بڑا فخر سمجھا جاتا تھا کہ فلاں ڈیوک کا بیٹا

ملک کی خدمت

کر رہا ہے۔ ہمارے کرنیل اور جرنیل بھی یہ توفیق نہیں رکھتے۔ کہ ان کے پاس ریس کے گھوڑے ہوں۔ مگر انگریزی زمانہ میں ان کے لفٹنٹوں کے پاس بھی ریس کے گھوڑے ہوا کرتے تھے۔ مجھے ایک دفعہ موٹر خریدنے کی ضرورت تھی۔ مجھے یاد ہے ان دنوں اخبار میں خوب ۔۔۔ ایک انگریز لفٹنٹ کی طرف سے اشتہار چھپا کہ میرے پاس رولز رائس ہے۔ میں چونکہ ولایت جانا چاہتا ہوں۔ اس لئے جو شخص سب سے پہلے پچاس ہزار دے گا اسے میں یہ کار دے دوں گا۔ اب دیکھو ایک لفٹنٹ تھا مگر وہ اعلان کر رہا تھا کہ میرے پاس "رولز رائس" ہے۔ اور میں پچاس ہزار روپیہ میں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہاں کسی جرنیل کو بھی یہ توفیق نہیں ہوتی۔ کہ وہ کار خرید سکے۔ حالانکہ اس کی تنخواہ زیادہ ہوتی ہے۔ یہ فرق اسی لئے ہے کہ وہ خاندانی لحاظ سے امیر ہوتے تھے۔ اور گھر سے روپیہ منگوایا کرتے تھے۔ انگریزوں میں دو قسم کے میجر ہوا کرتے تھے۔ ایک تو وہ جو صرف تنخواہ پر گزارہ کرتا تھا۔ اور وہ ادنیٰ سمجھا جاتا تھا۔ اور دوسرے کو وائسرائے تک بلاتا تھا۔ کیونکہ اس کا باپ اسے روپیہ بھیجتا تھا۔ گورنمنٹ سے اسے دو سو یا اڑھائی سو روپیہ ملتا تھا۔ اور باپ اسے آٹھ دس ہزار روپیہ ماہوار بھیج دیتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ریس کے گھوڑے بھی رکھتا تھا۔ اور بڑی شان سے رہتا تھا۔ کئی وائسرائے ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنی لڑکیوں کی شادی فوج کے اے ڈی سی سے کر دی۔ اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ وہ لفٹنٹ یا کپتان ہوتا تھا۔ بلکہ وہ اس وجہ سے شادی کرتے تھے کہ ان کا باپ اتنی حیثیت کا مالک ہوتا تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس لڑکے سے شادی کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

غرض اس قوم کی ہسٹری بتاتی ہے کہ اس نے اپنے اوپر رمضان گزارا ہے۔ ان کے گھروں میں مال بھی تھا مگر انہوں نے

قوم کی خدمت کے لئے

اور ملک کی خدمت کے لئے فاقہ کیا۔ یہی سبق ہے۔ جو عید الفطر سے ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ آخر روزے صرف غربا نہیں رکھتے بلکہ امراء بھی رکھتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو خود بھی کھا سکتے ہیں۔ اور پچاس اور کو بھی روزانہ کھلا سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے خدا کے لئے اور قوم کی ترقی کے لئے بھوک برداشت کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ دن آتا ہے کہ خدا کہتا ہے اب روزہ کھول دو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص عید کے دن روزہ رکھے وہ شیطان ہوتا ہے۔ لیکن رمضان میں روزہ رکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ روزوں کے دنوں میں خدا کہتا ہے کہ نہ کھاؤ۔ اور عید کے دن خدا کہتا ہے کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔ تب بھی کھاؤ

پس چونکہ وہ

خدا کی فرمانبرداری

اور قوم کی ترقی کے لئے فاقہ کرتا ہے۔ اس لئے اسے خدا کی طرف سے اعزاز مل جاتا ہے۔ پس یہ عید ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ قومیں کس طرح ترقی کیا کرتی ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ رمضان بتاتا ہے کہ دوسروں کا کیا چھیننا ہے خود بھی فاقہ سے رہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے بھی غرباء کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرو۔ اور یہ روح جس دن مسلمانوں میں پیدا ہو گئی۔ درحقیقت وہی دن ان کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی عید کا دن

ہوگی کیونکہ رمضان نے ہمیں بتایا ہے کہ تمہاری کیفیت یہ ہونی چاہیئے کہ تمہارے گھر میں دولت تو ہو مگر اسے اپنے لئے خرچ نہ کرو بلکہ دوسروں کے لئے کرو۔ تب قوم کے لئے عید کا دن آتا ہے۔ آخر عید صرف کھانے پینے کا نام نہیں۔ مسلمانوں میں ایسے ہزاروں لوگ موجود ہیں جو روزانہ وہ کچھ کھاتے ہیں جو غرباء کو عید کے دن بھی میسّر نہیں آتا۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

تعلیمی مدارس دیکھنے کے لئے میں نے ایک دفعہ دَورہ کیا۔ شاہ جہان پور کے ایک پرانے بزرگ ہیں ان کے والد جو مخلص احمدی اور شہر کے رئیس تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہونے کی وجہ سے میری دعوت کی۔ میرے ساتھ سلسلہ کے علماء بھی تھے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھے تو کھانے اتنی کثرت کے ساتھ تھے اور اتنی دُور تک پھیلے ہوئے تھے کہ اگر ہاتھ کو پوری طرح لمبا بھی کر لیا جاتا تب بھی کھانوں کے آخر تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں اُس وقت بچّہ تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ یہ اسراف ہے اس میں سے چوتھا حصّہ بھی ہم نہیں کھا سکتے۔ چاہیئے تھا کہ جتنا روپیہ اس دعوت پر خرچ کیا گیا ہے اس کا زیادہ حصہ غرباء پر خرچ کر دیا جاتا۔ اور ایک دو کھانے ہمارے لئے تیار کر لئے جاتے۔ اِس پر وہ ایسے خفا ہوئے کہ جتنے دن میں وہاں رہا پھر وہ مجھے ملنے کے لئے نہیں آئے۔

اسی طرح

حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ

مسلمانوں میں سب سے زیادہ امیر سمجھے جاتے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان کے گھر سے اڑھائی کروڑ دینار نکلا۔ حالانکہ اس زمانہ میں سکّہ کی قیمت بہت زیادہ ہوتی تھی اور چیزیں بڑی سستی مل جایا کرتی تھیں۔ بلکہ وہ تو دُور کا زمانہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ سکھّوں کے زمانہ میں بعض دفعہ آٹھ آٹھ آنے من غلّہ مل جاتا تھا اور چار چار آنے سیر گھی مل جاتا تھا۔ پرانے زمانہ میں جب ہم کشمیر جاتے تھے تو سُنا کرتے تھے کہ مری میں ڈیڑھ ڈیڑھ آنے میں مُرغی مل جاتی ہے۔ ایسی جگہ اگر پندرہ روپے بھی کسی کو مل جاتے تو اس کا بڑا اچھا گزارہ ہو جاتا تھا۔ مجھے اپنی ہوش میں یاد ہے کہ دس گیارہ آنے سیر گھی مل جاتا تھا اور غریب آدمی عام طور پر ایک سیر گھی میں گزارہ کر لیتے تھے۔ اسی طرح ڈیڑھ ڈیڑھ دو روپے من آٹا مل گیا تو گزارہ ہو گیا۔ اب ہمیں روپے بے شک زیادہ ملتے ہیں مگر مہنگائی بھی اس نسبت سے بڑھ گئی ہے۔ اور اس طرح بات وہیں آکر ٹھہری ہے جہاں پہلے تھی۔

مجھے یاد ہے

مولوی شیر علی صاحب چونکہ بیمار رہتے تھے اس لئے وہ اکثر دُودھ پیا کرتے تھے۔ میں ان کا شاگرد تھا اور مجھے ان کے مکان پر بھی جانا پڑتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دُودھ دینے والا روزانہ ان کے پاس آیا کرتا تھا مگر مہینہ کے بعد جب انہوں نے دُودھ کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ روپیہ کا پندرہ سیر دُودھ مل رہا ہے مگر اب سات آٹھ آنے سیر دُودھ ملتا ہے۔ اُس وقت اگر انہیں پندرہ بیس روپے بھی ملتے ہوں تو خواہ بی۔اے ہونے کی وجہ سے یہ بھی ایک قربانی ہوگی مگر پھر بھی

اس زمانہ کے لحاظ سے

ان کا گزارہ اچھا ہو جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے ابتدائی زمانۂ خلافت میں میں اپنے گھروں میں پانچ روپیہ فی کس خرچ دیا کرتا تھا۔ اب میں اپنی بیویوں کو کہا کرتا ہوں کہ اس زمانہ میں جو میری بیویاں تھیں وہ کتنی صابر تھیں کہ اتنی قلیل رقم میں وہ گزارہ کر لیا کرتی تھیں۔ اس پر وہ کہا کرتی ہیں کہ پہلے اس زمانہ کے بھاؤ کا آپ موجودہ بھاؤ سے مقابلہ کریں اور پھر دیکھیں کہ ہم کتنا خرچ کرتی ہیں۔ غرض عید الفطر ہمیں بتاتی ہے کہ اگر مسلمانوں نے ترقی کرنی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی دولت بجائے اپنے اوپر خرچ کرنے کے قوم اور مُلک پر خرچ کیا کریں۔ جب فلسطین کا جھگڑا اٹھا ہے تو اس وقت میری صحت اچھی تھی اور میں خوب کام کر سکتا تھا۔ میں نے مسلمانوں کو توجّہ دلائی کہ مُنہ سے فلسطین فلسطین کہنا

اور عملی طور پر ان کی کوئی مدد نہ کرنا

ایسی ہی بات ہے

جیسے کہتے ہیں کہ "سَو گز واروں گز بھر نہ پھاڑوں"۔ کہتے ہیں کوئی عورت تھی وہ بڑی محبت جتاتی تھی کہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہوں مگر گز بھر کپڑا دینے کیلئے تیار نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح میں نے کہا تم بھی فلسطین فلسطین کے نعرے لگاتے ہو مگر تمہیں اتنی توفیق نہیں ملتی کہ تم عملی رنگ میں بھی کوئی کام کرو۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار کے قریب دشمن آچکا ہے اگر اور کچھ نہیں تو تم اپنی جائدادوں کا پانچ فیصدی ہی اس کام کے لئے وقف کر دو مگر انہوں نے کوئی توجّہ نہ کی۔ حالانکہ اگر وہ اپنی جائدادوں کا صرف پانچ فیصدی ہی وقف کر دیتے تو کئی ارب روپیہ مصر اور شام کو دیا جا سکتا تھا اور دوسرے ممالک سے انہیں مدد مانگنے کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ پاکستان میں اس وقت کئی کروڑ کی آبادی ہے اور اگر مسلمانوں کی جائدادوں کا حساب لگایا جائے تو میرے نزدیک ساٹھ ستّر ارب سے کم کی نہیں ہوں گی۔ پس

پانچ فیصدی کے لحاظ سے

تین ارب روپیہ یا ایک ارب ڈالر بن جاتا ہے۔ اور اگر ایک ارب ڈالر مصر اور شام کو دیدیا جاتا تو وہ اس سے اپنی طاقت میں بہت کچھ اضافہ کر لیتے مگر اُس وقت انہوں نے میری بات کو نہ سُنا اور عربوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہم صرف "سَو گز واروں" کہنا جانتے ہیں مگر عملی رنگ میں کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پس ہمیں اس عید سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور کم سے کم اگر اور کچھ نہیں تو ہمیں اپنے دِل میں یہ عہد کر لینا چاہیئے جو کچھ خدا ہمیں دے گا ہم اسے اپنے نفسوں پر کم خرچ کریں گے اور اپنے ملک اور قوم پر اور غرباء پر زیادہ خرچ کریں گے۔ میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کا واقعہ سُنا رہا تھا کہ اڑھائی کروڑ دینار ان کے گھر سے نکلے مگر تاریخ بتاتی ہے کہ ان کے گھر کا روزانہ خرچ صرف اڑھائی درم تھا۔ اب کجا اڑھائی کروڑ دینار کی جائداد اور کجا اڑھائی درم خرچ۔ آجکل کے حساب سے درم ساڑھے تین آنے کا ہے لیکن اس زمانہ میں چونکہ سکّہ کی قیمت زیادہ تھی اس لئے ایک درم کے لحاظ سے ان کا ماہوار خرچ اگر دس روپیہ بھی قرار دو تب بھی پچیس روپے خرچ ہوا۔ گویا ۲۵ کروڑ کی جائداد ان کے پاس تھی اور پچیس روپیہ مہینہ ان کے سارے گھر کا خرچ تھا مگر اب یہ حال ہے کہ ۲۵ روپیہ آمدن ہوتی ہے تو ساٹھ روپیہ خرچ ہوتا ہے اور دوسرے تیسرے مہینے شور مچ جاتا ہے کہ اتنا قرض ہو گیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں مجھے ایک عیسائی کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ کہتا ہے مجھے چار سو روپیہ عیسائی دیتے ہیں اگر آپ مجھے چار سَو روپیہ دینے کے لئے تیار ہوں تو میں ابھی مسلمان ہونے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے کہا ایسے لوگ تو ہمیں لاکھوں مِل سکتے ہیں بلکہ چار سَو کیا پونے چار چار سَو روپیہ پر بھی لاکھوں لوگ اکٹھے کئے جا سکتے ہیں۔ ہمیں تو ان لوگوں کی ضرورت ہے جو محض خدا کی خاطر اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ورنہ اگر ہم روپیہ دے دے کر لوگوں کو لانا چاہیں تو لاکھوں لوگ آنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

حافظ روشن علی صاحب مرحومؓ

سُنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں امرتسر گیا۔ بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک مُلّاں ٹائپ آدمی ہاتھ پر بیس پچیس روٹیاں اٹھائے ہوئے میرے پاس سے گزرا اور اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ میں نے کہا کہ میں آپ کو نہیں جانتا۔ کہنے لگا آپ نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں۔ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی مسجد کا امام ہوں۔ میں نے کہا پھر آپ نے مجھ سے مصافحہ کیوں کیا ہے؟ کہنے لگا اس لئے کہ میں دل سے احمدی ہوں۔ میں نے کہا تمہیں وہاں کوئی دقّت تو پیش نہیں آتی۔ کہنے لگا کوئی دقّت نہیں میں ہی ان کو نماز پڑھاتا ہوں اور وہ میرے لئے روٹی کا انتظام کر دیتے ہیں۔ اگر میں اپنے آپ کو ظاہر کر دوں تو پھر یہ روٹیاں آپ کو دینی پڑیں گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہی بہتر ہے۔ میں اِدھر مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو نمازیں پڑھا دیتا ہوں اور اُدھر روٹیاں بھی ان سے لے لیتا ہوں۔ غرض روپیہ دے کر تو کئی لوگوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے مگر وہ لوگ نہ اسلام کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ قوم اور ملک کے لئے ان کا وجود مفید ہو سکتا ہے۔ مذہب اور قوم اور ملک کے لئے وہی لوگ مفید ہوتے ہیں جو ہر قسم کی قربانیوں پر آمادہ رہنے والے ہوں۔ پس اس موقعہ پر ہمیں کم سے کم یہ عزم کر لینا چاہیئے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیئے کہ عید الفطر میں جو سبق مخفی ہے وہ ہمیں حاصل ہو اور ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دولتیں ہمارے لئے نہ ہوں بلکہ قوم اور ملک کے لئے ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں اگر پاکستان کے پچیس فیصدی مسلمان ہی یہ عہد کر لیں تو حقیقی عید انہیں میسر آسکتی ہے۔ پھر نہ اسرائیل کا جھگڑا رہ سکتا ہے اور نہ کوئی اور مشکل انہیں پریشان کر سکتی ہے مگر مصیبت یہی ہے کہ مسلمان صرف نعرے لگانا جانتے ہیں کام کرنا نہیں جانتے۔ دو تین سال ہوئے امریکہ نے شکاگو یونیورسٹی کے چانسلر کو ایشیا میں یہ پتہ لگانے کے لئے بھجوایا کہ ان ممالک میں کمیونزم کے پھیلنے کے کس قدر امکانات ہیں وہ مجھے بھی ملنے کے لئے آیا۔ مَیں نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ تمہیں کیا پتہ لگا؟ کہنے لگا مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ پاکستان میں کمیونزم نہیں پھیل سکتا۔ مَیں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا اس لئے کہ اسلام کمیونزم کے خلاف ہے۔ مَیں نے کہا یہ تو درست ہے مگر تم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ کسی بڑے مولوی کو اگر ایک ہزار روپیہ بھی دے دیا جائے اور وہ آگے دوسروں کو دس دس روپے بھی تقسیم کر دے اور ان سے کہا جائے کہ وہ کمیونزم کی تائید میں تقریریں کریں تو وہ اس امر پر بھی تقریریں کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے کہ سارا قرآن کمیونزم سے بھرا ہوا ہے۔ اور پھر وہ یہ نعرے بھی لگوا دیں گے کہ اسلام زندہ باد۔ کمیونزم زندہ باد۔ کہنے لگا یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ مَیں تو بڑا خوش تھا کہ یہاں کمیونزم کسی صورت میں بھی نہیں پھیل سکتا۔ مَیں نے کہا اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا تمام مدار صرف نعروں پر ہے عملی لحاظ سے وہ اپنے اندر کوئی تغیر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور جب تک سلوگنز پر کوئی قوم انحصار رکھتی ہے وہ جیت نہیں سکتی۔ وہ باہر اسلام زندہ باد کے نعرے لگائیں گے اور گھر میں آکر شراب پینے اور کنچنیاں نچوانے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھیں گے۔ ۱۹۵۳ء میں جب فسادات ہوئے تو ایک احمدی جو پچھتر سال کی عمر کا تھا لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا اور کہا کہ توبہ کرو۔ اسنے کہا اچھا میری توبہ۔ اور لوگ خوش خوش واپس چلے گئے۔ وہاں کے مُلّاں نے یہ بات سُنی تو اس نے لوگوں سے کہا کہ اسنے تمہیں دھوکا دیا ہے تم اس سے جا کر کہو کہ وہ

ہمارے پیچھے آکر نماز پڑھے

چنانچہ وہ پھر اس کے پاس آئے اور کہنے لگے تم نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے مُلّاں نے ہمیں سمجھا دیا ہے کہ جب تک تم ہمارے پیچھے آکر نماز نہ پڑھو تمہاری توبہ پر ہم کوئی اعتبار نہیں کر سکتے۔ وہ کہنے لگا اگر توبہ کے بعد بھی نمازیں ہی پڑھنی ہیں تو یہ توبہ تو مرزا صاحب بھی بڑی کرایا کرتے تھے مَیں نے تو سمجھا تھا کہ اب جان بچی ساری عمر یہ مصیبت رہی کہ مرزا صاحب کہتے رہے نہ سینما دیکھو نہ کنچنیوں کا ناچ دیکھو نہ شراب پیو نہ جوا کھیلو۔ اسی طرح وہ کہتے تھے کہ نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ مَیں نے تو شکر کیا تھا کہ ان چیزوں سے نجات ملی اب سینما دیکھیں گے۔ کنچنیاں نچوائیں گے شرابیں پئیں گے اور خوب عیش کریں گے۔ تم نے تو پھر کہنا شروع کر دیا ہے کہ نماز پڑھو۔ اگر نماز ہی پڑھنی تھی تو یہ نماز تو مرزا صاحب بھی پڑھوایا کرتے تھے۔ اس پر وہ شور مچاتے ہوئے واپس چلے گئے کہ مرزائی بڑے شرارتی ہوتے ہیں۔ پس

اپنے اندر حقیقی ایمان پیدا کرو

اگر تم اپنے اندر سچا ایمان پیدا کر لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرو تو صرف تم کو ہی نہیں بلکہ تمہاری نسلوں کو بھی عید الفطر نصیب ہوگی۔ اور جب تم کلی طور پر اسلام پر قائم ہو جاؤ گے اور تمہاری نسلیں بھی ایمان کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو جائیں گی اور باقی مسلمان بھی اسلام پر عمل کرنا اپنا دستور بنا لیں گے تو اسلامی کانسٹی ٹیوشن خود بخود قائم ہو جائے گی لیکن اگر مسلمان اسلام پر عمل نہ کریں وہ نمازیں نہ پڑھیں وہ روزے نہ رکھیں وہ حج نہ کریں وہ زکوٰۃ نہ دیں وہ ہر قسم کی مناہی کا ارتکاب کریں۔ اور ساتھ ہی اسلامی کانسٹی ٹیوشن کا بھی شور مچاتے چلے جائیں تو یہ ایک بے معنی بات ہوگی۔

جب پاکستان کا قیام ہوا تو مَیں نے کوئٹہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے یہی کہا تھا کہ تم

اسلامی کانسٹی ٹیوشن

کا شور مچانے کی بجائے یہ سوچو کہ تمہارے اندر اسلام پر کہاں تک عمل پایا جاتا ہے۔ اگر تم اسلام پر عمل نہیں کرتے تو تمہاری مثال ان اینٹوں کی سی ہے جو کچّی ہیں اور کچّی اینٹوں سے بنا ہوا مکان کبھی پکّا نہیں ہو سکتا وہ بہر حال کچّا ہی رہے گا کیونکہ اینٹیں کچی ہوں گی۔ جس طرح کچّی اینٹوں سے بنا ہوا مکان پکّا نہیں ہو سکتا اسی طرح اگر افراد کا عمل اسلام پر نہ ہو تو ان کا مجموعہ بھی غیر اسلامی ہوگا لیکن اگر افراد سچے مسلمان بن جائیں اور وہی اسمبلی میں جائیں تو ان کے ذریعہ جو کانسٹی ٹیوشن بنے گی اسے اَن اسلامک قرار نہیں دیا جا سکے گا کیونکہ پکّے مسلمان اس کے ممبر ہوں گے۔ پس سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ مسلمان اپنے اندر تغیر پیدا کریں اور اسلامی احکام پر عمل کریں۔ مگر اس وقت میری بات کو نہ سُنا گیا۔ اب وہی بات کہی جا رہی ہے اور اخبارات میں بھی اس کے متعلق لکھا جاتا ہے پس اپنے اندر نیک عزائم پیدا کرو اور پھر دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو پکّا مسلمان بنائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا اٹھنا بیٹھنا سونا اور جاگنا بلکہ ہماری زندگی اور ہماری موت اسلام کے لئے ہو اور ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزّت کے لئے صرف نعرے نہ لگائیں بلکہ حقیقی قربانی کریں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا تھا اسی طرح خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں اور اپنی جانوں کو اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ جس دن ہم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے گا ہماری ترقی کو نہ امریکہ روک سکتا ہے نہ انگلستان روک سکتا ہے نہ کوئی اور ملک روک سکتا ہے پھر ہماری عید ہی عید ہوگی اور خوشی کے دن کے سوا کوئی اور دن ہمارے لئے نہیں ہوگا۔

اب مَیں دعا کروں گا دوست بھی دعا کریں نہ صرف اپنے لئے بلکہ ساری جماعت کے لئے۔

ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے

کہ ہم اپنی اصلاح کریں۔ پھر ہمارا فرض ہے کہ جماعت کی اصلاح کریں۔۔ پھر ہمارا فرض ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اصلاح کریں اور پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم پاکستان سے باہر کے مسلمانوں کی اصلاح کریں اور پھر ساری دنیا کی اصلاح کریں مگر ایک انسان کی اصلاح بھی کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ ہم اپنے خدا کے حضور گڑگڑائیں اور اس سے دعائیں کریں کہ الٰہی دل تیرے قبضہ میں ہیں تو ہی لوگوں کے دلوں کی اصلاح فرما۔ اور انہیں اسلام کی طرف کھینچ۔

مَیں جب انگلستان اپنے علاج کے لئے گیا تو عید کی تقریب پر

ڈسمنڈ شا بھی آیا

جب مَیں واپس گھر کی طرف آیا اور اندر داخل ہونے لگا تو مجھے اپنے پیچھے کی طرف سے آہٹ آئی مَیں نے مُڑ کر دیکھا تو ڈسمنڈ شا آ رہا تھا۔ مَیں نے کہا تم تو رخصت ہو گئے تھے کہنے لگا میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا تھا مَیں نے چاہا کہ آپ سے پوچھ لوں۔ مَیں نے کہا پوچھو کیا سوال ہے کہنے لگا جب مَیں یہ تقریر کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے امن پسند نبی ہیں تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میری زبان سے خدا بول رہا ہے مگر لوگوں پر اثر نہیں ہوتا۔ مَیں نے کہا ڈسمنڈ شا خدا جب بولتا ہے تو دل میں بولتا ہے اور تم لوگوں کے کان میں بولتے ہو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ جس دن خدا لوگوں کے دلوں میں بھی بولا ان پر بھی اثر ہو جائے گا وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے یہی بات ہے۔ مَیں نے کہا تم انتظار کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ جب تم بولا کرو تو خدا صرف تمہاری زبان سے نہ بولے بلکہ لوگوں کے دلوں میں بھی بولے۔ جس دن وہ لوگوں کے دلوں میں بولنے لگے گا لمبی چوڑی تقریروں کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ سارا یورپ تمہاری بات ماننے لگ جائے گا۔ پس

دعا کرو

کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں میں بھی بولے اور پھر سارے پاکستان بلکہ پاکستان سے باہر جس قدر غیر مسلم ہیں ان کے دلوں میں بھی بولے تاکہ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگ جائیں۔ جب یہ ہو جائے گا تو ہماری مشکلات دُور ہو جائیں گی اور مبلّغین کی کوفت بھی جاتی رہے گی۔ اب تو وہ دس دس سال میں کسی ایک کو شکار کر کے لاتے ہیں مگر پھر ورأیت الناس

یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ

نظر آنے لگے گا اور ہزاروں ہزار لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائیں گے مگر یہ دن لانا خدا کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں ہم لوگوں کے کانوں میں بولتے ہیں اس لئے وہ کورے کے کورے رہتے ہیں۔ ہم اپنا گلا بھی پھاڑتے ہیں مگر وہ کپڑے جھاڑ کر چلے جاتے ہیں۔ جب خدا ان کے دلوں میں بولے گا تو اس کی آواز کانوں پر نہیں بلکہ دل پر پڑے گی اور دل کو کوئی جھاڑ نہیں سکتا اس لئے وہ ہمیشہ ان کے اندر رہے گی۔

(الفضل ۱۸ اپریل ۵۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیلۃ القدر کی حقیقت

مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے ربوہ

رمضان المبارک کا مہینہ عبادات و مجاہدات کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی ایک بارش ہے جو اس مہینہ میں نیک بندوں پر نازل ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵۶)

رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک رات لیلۃ القدر کی بھی آتی ہے۔ جس میں خاص طور پر تجلی الہٰی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور یہ رات در اصل مومن کے روحانی معراج کے لئے شان منزل کے طور پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ۔ وما ادراک ما لیلۃ القدر ۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ۔ تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر ۔ سلٰم ھی حتی مطلع الفجر۔

ہم نے یقیناً اس (قرآن یا محمد رسول اللہ) کو ایک عظیم الشان تقدیر والی رات میں اتارا ہے اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ (عظیم الشان) تقدیر والی رات کیا شے ہے (یہ عظیم الشان) تقدیر والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے (ہر قسم کے) فرشتے اور (اخلاص کی) روح اس رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی اور دنیوی) امور (کی خرابی کو درست کرنے) کے لئے اترتے ہیں (پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد تو) سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے (اور) یہ (حال) صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں ضلالت و گمراہی کی تاریک رات چھائی ہوئی تھی تو خدا نے ایسی تاریک رات میں اپنی تقدیر خاص کے ماتحت قرآن کریم جیسی عظیم الشان شریعت اور ہدایت دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا انزلنٰہ کی ضمیر قرآن کریم اور حامل قرآن یعنی ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یکساں جاتی ہے۔ اس تاریکی کی رات میں روحانیت کا یہ سورج طلوع ہوا۔ اور یہ رات لیلۃ القدر کہلائی۔ جیسے اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

یایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا ۔

(اے نبی ہم نے تجھے گواہ اور بشارت دینے والا اور ہوشیار کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن سورج بنا کر بھیجا ہے) اس تاریک تر ظلمتوں اور گمراہیوں کی رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اسلئے ہوئی تھی تا آفتاب عالمتاب کی سنہری کرنوں سے یہ رات کی تاریکی صبح کے نور میں بدل جائے اور سپیدۂ سحر نمودار ہو جائے۔ اسی لحاظ سے یہ رات خیرٌ من الف شھر ٹھہری ہے کیونکہ اس میں دنیا کی تاریکی کو دور کرنے کے سامان کئے گئے۔ اس میں سسکتی ہوئی انسانیت کو معراج انسانیت عطا کرنے کی داغ بیل پڑی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر خاص سے ایک بیج بویا گیا جس سے آہستہ آہستہ ایک عظیم الشان شجرہ طیبہ ظاہر ہوا جس کے نیچے دنیا کی اقوام و ملل نے بسیرا کیا۔

رمضان المبارک کے احکامات نازل فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیومنوابی لعلھم یرشدون ۔ (البقرہ ۱۸۷)

اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

بندہ رمضان کے روزے رکھ کر اور خدا تعالیٰ کے حکم پر پوری طرح عمل کر خدا تعالیٰ کے وعدے کو پورا کر دیتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اسکے بدلے میں اپنے عہد کو پورا کرتا ہے اور لیلۃ القدر کی رات ان کو عطا کر دیتا ہے۔ جو قبولیت دعا کی رات ہے۔ جس میں بندہ اپنے رب کو پکارتا ہے تو وہ اسے جواب دیتا ہے انی قریب۔ میں قریب ہی ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو ذرؓ غفاری سے روایت کی ہے کہ میں نے لیلۃ القدر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ انی رمضان ھی او فی غیرہ۔ یا رسولؐ اللہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے یا اسکے سوا کسی مہینہ میں؟ اس پر آپ نے فرمایا ھی فی رمضان وہ رمضان میں ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا صرف انبیاء کے زمانے میں ہوتی ہے جب وہ فوت ہو جائیں تو پھر نہیں ہوتی یا قیامت کے دن تک قائم رہے گی۔

قال بل ھی الی یوم القیامۃ

فرمایا وہ قیامت تک ہے۔ میں نے پوچھا رمضان کے کس حصہ میں ہوتی ہے۔ اس پر فرمایا التمسوھا فی العشر الاول والعشر الاواخر۔ لا تسألنی عن شیئ بعدھا۔ یعنی یا تو پہلے دھاکے میں اسکو تلاش کیا کرو۔ آخری دھاکے میں اسکے بعد مجھ سے اسبارہ میں کوئی سوال نہ کرنا۔ اسکے بعد رسول کریمؐ کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔ میں نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرا جو آپ پر حق ہے اسکی قسم دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ رمضان کے کون سے دھاکے میں لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ اس پر آپ کچھ ناراض ہوئے اور پھر فرمایا التمسوھا فی سبع الاواخر لا تسألنی عن شیٔ بعدھا۔

یعنی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اور دیکھنا اسکے بعد اس بارہ میں مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت عبادہ ابن صامتؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت عائشہؓ سے مروی روایات اسبارہ میں یہ ہیں۔

تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔

حضرت ابو سعید خدری سے بخاری اور مسلم نے یہ روایت نقل کی ہے

ترجمہ:۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ہم نے بھی رمضان کی پہلی دس تاریخوں میں اعتکاف کیا۔ اسکے خاتمہ پر حضرت جبرائیل آئے اور رسول کریمؐ کو خبر دی کہ جس چیز (لیلۃ القدر) کی آپ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔ اس پر آپ نے اور ہم سب نے درمیانی دس دنوں کا اعتکاف کیا اسکے خاتمہ پر پھر حضرت جبرئیل نے ظاہر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جس چیز کی آپ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔ اس پر رسول کریمؐ نے بیسویں رمضان کی صبح کو تقریر فرمائی اور فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر کی خبر دی گئی تھی مگر میں اسے بھول گیا ہوں۔ اسلئے اب تم آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں اسکی تلاش کرو۔ میں نے دیکھا ہے کہ لیلۃ القدر آئی ہے اور میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اس وقت مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی ہوئی تھی اور جس دن آپ نے تقریر کی بادل کا نشان تک نہ تھا۔ پھر اچانک بادل کا ایک ٹکڑا آسمان پر ظاہر ہوا اور بارش شروع ہو گئی۔ پھر جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات ہیں۔ اب خواب کی تصدیق کے لئے ہوا۔ اور حضرت ابو سعید کی ایک روایت کے مطابق یہ واقعہ اکیس رمضان کو ہوا۔ امام شافعی کہتے ہیں اسبارہ میں یہ سب سے پختہ روایت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کے نزول کی یاد میں ساری امت پر ایک ہی رات رمضان کے آخری عشرہ میں اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ لیلۃ القدر کبریٰ ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ پر طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ فلاں رات اس رمضان میں لیلۃ القدر تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں یہ آتا ہے۔ کہ کچھ ہلکی چھینٹا ہے ہوا ہوتی ہے۔ اور ترشح ہوتا ہے ایک نور آسمان کی طرف جاتا یا آتا نظر آتا ہے۔ مگر اول الذکر علامت ضروری نہیں۔ گو اکثر ایسا تجربہ کیا گیا ہے کہ ایسا ہی ہے اور آخری علامت نور دیکھنے کی صلحاء کے تجربہ میں آتی ہے۔ یہ ایک کشفی نظارہ ہے ظاہری علامت نہیں جسے ہر شخص دیکھ سکے۔ خود میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے دوسروں نے نہیں دیکھا۔ اصل طریق یہی ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے سارے رمضان میں دعائیں کرتا رہے اور اخلاص سے روزے رکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ دوم ص ۳۲۷، ۳۲۸)

حضرت عائشہؓ کے دریافت کرنے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر کو پاؤ تو یہ دعا کرو ۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ کہ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف کر دے۔ آمین ۔۔۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں لیلۃ القدر سے نوازے اور اسکی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۱ فتح ۱۳۴۵ ھش (۶۶/۱۲/۳۱) تک تعمیر مسجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانیوالی بہنوں کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا فرماتے ہیں نیز فرمایا:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے تمام خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے اسکی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجلس فضل عمر ہوسٹل فورم کا ایک خصوصی اجلاس

ربوہ - ۱۸ رجنوری بوقت پونے سات بجے شب فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں "یوم حضرت مصلح موعود" کے سلسلہ میں ایک اجلاس ہوسٹل فورم کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جس میں جناب قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے طلبہ سے خطاب فرمایا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اسکے بعد اجلاس گزشتہ کی کارروائی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اس کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے ہوسٹل کے طلبہ سے خطاب فرمایا۔

آپ نے مولانا محمد علی صاحب جوہر کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ اسلاف کے درخشاں کارنامے ہمیں دعوت فکر وعمل دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس نازک دور میں ہر نوجوان کا فرض ہے کہ وہ اپنے عظیم رہنماؤں اور بزرگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر عظیم مستقبل کی تشکیل کرے۔

(سیکرٹری ہوسٹل فورم)

ماہنامہ تحریک جدید

تحریک جدید ایک نہایت کامیاب اور بابرکت تحریک ہے اس کی کامیابیوں کی ماہ بماہ تفصیل حاصل کرنے کے لئے ماہنامہ تحریک جدید کی خریداری قبول فرمادیں۔

چندہ سالانہ صرف ۲/- روپے

(مینیجنگ ڈائریکٹر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بڑی لڑکی اور لڑکا بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار زوجہ محمد یوسف خادم شمس کالونی منگلا ڈیم)

۲۔ میری اہلیہ بیمار ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع از لاہور چھاؤنی)

۳۔ خاکسار آجکل شدید مشکلات میں سے گذر رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(محمد دین خادم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کبیر والہ)

۴۔ میرے بھائی جان چوہدری رفیق احمد صاحب اختر یورپ میں۔ تمام بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور دینی و دنیوی کامیابیوں کا وارث بنائے۔

(طاہرہ ثریا بنت کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

تحریک جدید کے ہر دفتر کا مجاہد بعد میں آنیوالے دفتر کے لئے معقول تعداد میں مجاہد بنائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے۔ اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے۔ وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔" (منقول از الفضل ۲۱ نومبر سنہ ۲۹ء)

(وکیل المال اول)

قائدین خدام الاحمدیہ کی رہنمائی کیلئے

آپ مرکزی رقوم کی ترسیل کے سلسلہ میں موجودہ زمانہ کے بنکنگ سسٹم سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جن جگہوں پر بنک موجود ہوں وہاں سے رقم کا بذریعہ منی آرڈر بھجوانے کی بجائے بذریعہ بنک بھجوانا بہت مفید ہے۔ اس طرح نہ صرف خرچ کم ہوگا۔ بلکہ رقم بھی ہمیں جلد مل جائے گی۔

۱۔ جن شہروں میں سلسلہ کے بنک اکاؤنٹ ہیں ان مجالس کو چاہیئے کہ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کروا کر کیش سلپ مع تفصیلی خط مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیا کریں

۲۔ جن جگہوں پر سلسلہ کے بنک اکاؤنٹ نہیں مگر بنک موجود ہیں۔ ان مجالس کو چاہیئے کہ وہ شیڈولڈ کسی بنک کے نام ڈیمانڈ ڈرافٹ مع تفصیلی خط ہمیں بھجوا دیں

۳۔ جس جگہ کوئی بنک نہ ہو وہاں سے رقم بذریعہ منی آرڈر بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ارسال کی جائے۔ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا پورا پتہ اور ترسیل کردہ رقم کی تفصیل ضرور لکھیں۔ امید ہے جملہ قائدین حضرات اس پر عمل پیرا ہوں گے اور ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ ہمیں اس موقعہ پر چٹائیاں۔ ٹوکریاں۔ بالٹی سے سالن نکالنے والے بڑے چمچے۔ ڈونگے۔ جھاڑو۔ دستر خوان۔ لالٹینیں درکار ہیں۔ لجنات سے التماس ہے کہ وہ جو سامان بھی بھیج سکتی ہوں۔ وہ جلد از جلد دفتر لجنہ میں بھجوا دیں تاکہ ضرورت پر کام آسکے۔ دیہاتی لجنات خاص طور پر دستر خوان۔ جھاڑو اور ٹوکریاں بھجوائیں۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مکرم فقیر اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی سپرنٹنڈنٹ سپریم کورٹ پاکستان مورخہ ۲ دسمبر سنہ ۶۲ء کو اچانک دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

الفضل مورخہ ۲۹ دسمبر کے صفحہ ۵ پر ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ممتاز فقیر اللہ صاحبہ کی طرف سے جو درخواست دعا شائع ہوئی ہے دراصل وہ انہوں نے مرحوم کی بیماری کے دوران لکھی تھی۔ مگر افسوس کہ ان کی وفات کے بعد وہ غیر معمولی تاخیر سے شائع ہوئی جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحوم کی اہلیہ بچوں اور دیگر پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل دس جلدوں میں۔ مجلد بہ رعایت ۷۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۶ر جنوری۔ بھارتی فوج نے پاکستان کے علاقہ داھاگرام کو گھیرے میں لے لیا ہے اور وہ اس کے اردگرد پلٹنے تعمیر کر رہی ہے اور خندقیں کھود رہی ہے یہ بات کل صبح مشرقی پاکستان کے وزیر خزانہ ڈاکٹر ایم این ہدیٰ نے صوبائی اسمبلی میں بتائی۔ دھاگرام کا علاقہ ضلع رنگ پور میں واقع ہے اور اس کے چاروں طرف بھارت کا علاقہ ہے

صوبائی وزیر نے ڈھاکہ سے اسمبلی کے آزاد رکن مسٹر نظام الدین احمد کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مزید بتایا کہ داھاگرام کے پاکستانی باشندوں کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے اور بھارت کے فرقہ پرست ہندو جماعتوں کے ارکان بھارتی پولیس کی مدد سے پاکستانیوں پر ناجائز دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اور انہیں تنگ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر این ایم ہدیٰ نے کہا کہ مشرقی پاکستان کی حکومت نے بھارتی فوج کی کارروائیوں اور پاکستانی باشندوں کو بے جا تنگ کرنے کے سلسلے میں رپورٹ مرکزی حکومت کو ارسال کر دی ہے تاکہ وہ بھارتی حکومت سے احتجاج کر سکے حکومت مشرقی پاکستان نے بھی اس سلسلے میں حکومت مغربی بنگال سے شدید احتجاج کیا ہے۔

لاہور ۶ر جنوری۔ قومی اسمبلی کے سپیکر خان عبدالجبار خان نے کل یہاں بتایا ہے کہ آئین میں آٹھویں ترمیم کا بل قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ یہ اجلاس مئی میں ہو گا۔ اس ترمیم کے تحت اسمبلیوں کو بجٹ میں ترمیم کا اختیار مل جائے گا اس وقت اسمبلی کو یہ اختیار حاصل نہیں

سپیکر نے کہا بھارتی حکومت آسام اور تری پورہ کے علاقوں سے مسلمانوں کو جبراً مشرقی پاکستان میں دھکیل رہی ہے۔ اس سے جو سنگین صورت حال پیدا ہو گئی ہے حکومت اس سے پوری طرح آگاہ ہے اور بھارتی مسلمانوں کے جبری اخراج کو روکنے کے لئے ضروری اقدامات کر رہی ہے بھارتی حکومت گذشتہ کئی برس سے بتدریج مسلمانوں کو نکال رہی ہے۔

کلکتہ ۶ر جنوری۔ ویسٹ انڈیز نے بھارت کو کرکٹ کے دوسرے ٹسٹ میچ میں ایک اننگ اور ۴۵ رنز سے ہرا دیا۔ ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگز میں تین سو نوے سکور کیا تھا جس کے جواب میں بھارت نے اپنی پہلی اننگز میں ۱۶۷ رنز بنائے۔ اور اسی کو فالو آن کرنا پڑا۔ دوسری اننگز میں بھارت کے کھلاڑی ویسٹ انڈیز کے باؤلروں کی باؤلنگ کے آگے زیادہ دیر نہیں ٹک سکے اور کل کھانے کے وقفہ سے پہلے ہی ایک سو اٹھتر رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔

بھارت اور ویسٹ انڈیز کے درمیان تین ٹیسٹ میچ ہونے والے تھے ان میں دو ٹیسٹ انڈیز نے جیت لئے ہیں۔ اس طرح وہ ٹیسٹ میچ کے موجودہ سلسلے میں ربر جیت گیا ہے۔ دوسرا ٹسٹ بمبئی میں ہوا تھا۔ اور تیسرا میچ مدراس میں ہونے والا تھا۔

راولپنڈی ۶ر جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان کی ہدایات کے تحت کمشنر راولپنڈی نے ڈویژن کے تمام بلدیاتی اداروں کو اور ماتحت دفاتر کو خبردار کیا ہے کہ دفتروں میں بجلی کے ہیٹر استعمال نہ کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جو افسر اور سرکاری ملازم دفتر میں ہیٹر استعمال کریں گے ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ ڈویژنل کمشنر نے دفتروں سے ہیٹر واپس لینے کی ہدایت کی ہے

نئی دہلی ۶ر جنوری۔ بھارت کے تین شہروں پٹنہ، بہار اور جوائی (آسام) میں پولیس کو مشتعل مظاہرین پر فائرنگ کرنا پڑی جس سے کم سے کم آٹھ افراد ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہو گئے ہیں پٹنہ میں صبح سے شام تک کرفیو لگا دیا گیا ہے اور فوج طلب کر لی گئی ہے کل مشتعل ہجوم نے بہار کے وزیر اعلیٰ کے بنگلہ پر زبردست پتھراؤ کیا۔

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ!
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے۔
تمام سرموں اور کاجلوں کا سرتاج
آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے
نئے ماڈل کے چولہے!
بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں۔

آلۂ مکبر الصوت
ہمارے میکو مارکہ (لاؤڈ سپیکر) —— MECO بیشتر مساجد اور دینی درسگاہوں میں گزشتہ اٹھارہ برسوں سے نہایت اعلیٰ اور تسلی بخش سروس دے رہے ہیں
ہماری گارنٹی ان کی ساخت اور کارکردگی کی ضمانت ہے یہ گارنٹی تمام دفاتر دیتے ہیں۔
محمد ابراہیم اینڈ کمپنی ۱۹۵۳ء لمیٹڈ
ہیڈ آفس کراچی ۱۴/۵۰۰ الوئی ریڈ روڈ صدر فون نمبر ۵۵۰۲۳ فون ۵۵۰۳۲
لاہور ۴۵ دی مال ۶۲۲۷۱ ۶۲۲۷۲
راولپنڈی ۵/۹ دی مال فون ۶۴۶۸۲
ڈھاکہ ۸۵ موتی جھیل کمرشل ایریا فون ۶۲۶۸۹
چاٹگام ۲۹۱ صدر گھاٹ روڈ فون نمبر ۵۵۰۲۳

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ رکھیں

"اللہ اکبر" کا اقرار کرنے کے بعد بھی اگر ہم کسی اور کی طرف جھکیں تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھکنے اور اُسی سے مدد مانگنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ دیکھو میں سب سے بڑا ہوں اگر تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے یا تم کسی مشکل میں گرفتار ہو جاؤ تو تم میری طرف آؤ میں تمہاری ہر ضرورت پوری کر سکتا ہوں اور تمہاری ہر مصیبت کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہوں احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک جنگ کے لئے باہر تشریف لے گئے جب آپ واپس آئے تو ایک شخص جس کا بھائی مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا آپ کے پیچھے پیچھے آیا تاکہ اسے کوئی موقعہ ملے تو آپ کو قتل کر دے، لیکن مدینہ تک اسے کوئی موقعہ نہ ملا جب مدینہ کے قریب آکر فوج مطمئن ہو گئی اور صحابہ آرام کرنے یا کھانا پکانے کے لئے ادھر اُدھر پھیل گئے تو آپ بھی ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے اور تلوار درخت سے لٹکا دی جب آپ لیٹ گئے تو وہی شخص آیا اور اس نے آپ کی تلوار اٹھالی اور آپ کو جگا کر کہا کہ بتائیے اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح لیٹے لیٹے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ فرمایا "اللہ" اس پر اس قدر رعب طاری ہوا کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فوراً وہی تلوار پکڑ لی اور کھڑے ہو گئے اور فرمایا اب تم بتاؤ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے کہنے لگا آپ ہی رحم کریں تو کریں آپ نے فرمایا کمبخت میرے منہ سے "اللہ" کا نام سن کر بھی تیرے منہ سے اللہ کا لفظ نہ نکلا۔ میں نے اللہ کہا تھا تو بھی اللہ کہہ دیتا وہ کہنے لگا یہ طاقت آپ ہی کی تھی میرے منہ سے تو اللہ کا لفظ نہیں نکلتا میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ ہی اگر مجھے چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں چنانچہ آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی انسان کی کوئی طاقت نہیں سب سے بڑا وہی ہے اور ہمیں ہمیشہ اسی کے سامنے گرنا چاہیئے اور اسی سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ ہماری مدد کرے تمام حکومتیں تمام بادشاہتیں تمام کارخانے تمام تجارتیں تمام حرفتیں تمام رتبے بڑے بڑے پیشے سب اسی کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ ہر ایک جاندار کی جان اسی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے زندہ رکھے اور جس کو چاہے مار دے کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے گذشتہ فسادات کے دنوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلسلہ کی جس رنگ میں تائید فرمائی جس کی تفصیل بعض پہلے خطبات میں بیان کی جا چکی ہے اس کو دیکھتے ہوئے کون شخص اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ تمام طاقتیں اور قدرتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہیں اور وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے لیکن اگر باوجود اس کے کہ ۳۰ دفعہ اذانوں میں اور قریباً ۱۰۲ دفعہ نمازوں میں کہا جاتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ پھر بھی ہم اس کا دروازہ چھوڑ کر کسی اور کے دروازہ پر جائیں تو یہ ہماری کتنی بڑی بدقسمتی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم اتنے احمق ہیں کہ باوجود اس کے کہ بڑے بڑے معتبر آدمی ہمیں بتا دیتے ہیں کہ اس کھانے میں زہر ہے پھر بھی ہم اس کھانے کو کھا لیتے ہیں ایسے آدمی پر کوئی بھی رحم نہیں کرے گا جس آدمی کو بڑے بڑے معتبر آدمی کہیں کہ ہم نے فلاں آدمی کو اپنی آنکھوں سے اس کھانے میں زہر ملاتے دیکھا ہے اور پھر وہ کھانا کھالے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ بڑا ہی احمق ہے وہ اگر مر جائے گا تو کوئی بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔ سارے لوگ یہی کہیں گے کہ اس شخص کا علاج یہی تھا یہی حالی ہمارا ہوگا کہ ہم اللہ اکبر اللہ اکبر سنتے ہیں اور پھر بھی دوسروں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہی توجہ رکھیں اور اسی سے مدد مانگیں۔"

(الفضل ۲۱؍نومبر ۱۹۵۸ء)

—:o:—

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام

مولانا محمد علی جوہر مرحوم کی یاد میں جلسہ کا انعقاد

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی فاضلانہ تقریر

ربوہ ۵؍دسمبر۔ کل شام چار بجے بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "یوم جوہر" کے موقعہ پر ایک سادہ اور پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے مولانا محمد علی جوہر کی حیات اور کارناموں پر بڑے مؤثر اور دل نشین انداز میں روشنی ڈالی۔ محترم قاضی صاحب موصوف نے طلبہ کو خاص طور سے یہ نصیحت کی کہ وہ مولانا جوہر کی شخصیت کا ضرور مطالعہ کریں کیونکہ ان کی ذات مسلمانان ہند کی صد سالہ جدوجہد آزادی کی ایک علامت تھی۔ مولانا جوہر کی حق گوئی اور بیباکی کا خاص طور سے ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "جب امیر امان اللہ خاں افغانستان نے جبر و تشدد کی تبلیغ روا رکھنا شروع کی اور ایک احمدی بزرگ کو سنگسار کیا تو بعض مذہبی حلقوں نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار کیا لیکن مولانا جوہر نے بڑے زوردار الفاظ میں امیر امان اللہ کے اس اقدام کی مذمت کی اور "ہمدرد" میں مسلسل مضامین لکھے مولانا کی اس حق گوئی اور بیباکی نے سب کو چونکا دیا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہی ان کی شخصیت کا دلآویز پہلو تھا

انور احمد باہری کی صدارت میں ہونے والی یوم جوہر کی اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو نصیر احمد صاحب نے کی۔ بزم کے صدر نے تعارفی کلمات میں مولانا جوہر کی ملی خدمات کو سراہا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ تقریب کے آغاز میں طاہر عارف نے بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم کا مضمون پڑھ کر سنایا اس کے بعد مسعود احمد انیس معتمد بزم اردو نے مولانا جوہر کے بارہ میں پروفیسر رشید احمد صدیقی کا مضمون پیش کیا۔ ان دو تعارفی مضامین کے بعد قاضی صاحب نے تقریر فرمائی۔ محترم قاضی صاحب کی تقریر کے بعد یہ سادہ و پروقار تقریب اختتام کو پہنچی۔ (نامہ نگار)

—:o:—

مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتی ہے،

وہ انشاء اللہ ۳۰ اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ رقم ادا کر دے گی

احباب جماعت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی توقع!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فضل عمر فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰؍اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ اپنے وعدے ادا کر دے گی۔ میں ایک تہائی سے زیادہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض غریب احمدی دوستوں نے بڑی قربانی دے کر اس میں حصہ لیا ہے۔ اور ساتھ ہی پوری رقم ادا بھی کر دی ہے۔ ایک تہائی پر انہوں نے کفایت نہیں کی مثلاً سو روپے کا انہوں نے وعدہ لکھوایا تو سو روپیہ ہی دے دیا۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)